رضاء شہ کے رتبہ سے محب رضوان تک پہنچے
کہاں کنکر مگر اس فضل سے مرجان تک پہنچے

مکمل اشتقاق شاد سے شادی کی ہے معنی
رضیت سے مسلماں درجہء ایمان تک پہنچے

خوشی میں دوڑ سے دوری کے رستے کٹ ہی جاتے ہیں
خوشی ایسی قرابت ہے کہ وہ سلماں تک پہنچے

جو یہ پہنچائے تو پہنچے نہ پہنچے چھوڑ کر اس کو
کہ قاری سورت قرآن سے قرآن تک پہنچے

ہے آسماء خدا وردِ زباں اظہار فرحت میں
عجب خود شان کی تبیان میں سبحان تک پہنچے

نثار پنجتن برہان دیں کی ذاتِ اقدس ہے
ہوا محظوظ طوبیٰ سے جو یہ عرفان تک پہنچے

نثار جوہر اوصاف شہ برہان دیں جانِ
جہاں ایسے کہ فخر عجز سب اذہان تک پہنچے

لسانِ صدق برہان ہدی آقا کی حکمت سے
ہیں شادی کے رواج و رسم کل میزان تک پہنچے

عجب وہ عقد جو برہان دیں کے دست پر ہووے
یہ دست پاک کی تسبیح سے قربان تک پہنچے

ولی الامر کی طاعت ولی کے سر کی کلغی ہے
ہے جو اخلاص میں خالص وہی تیجان تک پہنچے

بحق مہر زہرا ہے طلب شہ سے شفاعت کی
جس سے سہرہء دولہا فاطمی بستان تک پہنچے

اسی صورت نے حسن پنجتن نکھرا ہوا پایا
جو برہان ہدی مِنعام کے احسان تک پہنچے

جو جان و جسم میں آقا کے حب کی روح نہ ہووے
تو نہ ہرگز کبھی انسان وہ انسان تک پہنچے

محمد شہ کے نام اوپر خوشی کا یہ سما چھایا
یہ اسم اللہ کی نعمت سبھی الوان تک پہنچے

بلشم پائے شہ مہکے مبارک باد در عالم
اثر سے جس کے بلدان و مدن عمران تک پہنچے

شہ دیں کی نظر حقاً حیاتِ جاودانی ہے
اے رب کوثر کا یہ پیالہ ہر اک مہمان تک پہنچے

بقاء کو کر بقائے شاہ دیں سے لازم و ملزوم
اذاں یہ ہر گھڑی ہر پل سبھی آذان تک پہنچے

تسلسل ابتدا سے انتہا تک ہے سدا قائم
یہ برہاں سے تسلسل اپنی خود برہان تک پہنچے

اے کامل ذات صادق عبد ناقص پر کرم ہووے

یقیناً جس سے سب نقصان بس رجحان تک پہنچے